[1996] سپریم کورٹ رپورٹس10.S.C.R
از عدالت عظمی
اسٹیٹ آف پنجاب اور دیگران
بنام
موہندر سنگھ چاولا وغیرہ
17 دسمبر 1996

[کے رامسوامی اور جی بی پٹنائک، جسٹسز]

آئین ہند: 1950 آرٹیکل 21-

زندگی کا حق –صحت کا حق زندگی کے حق کا ایک لازمی حصہ ہے– سرکاری ملازم –صحت کی خدمات فراہم کرنا اور ملازمت کے دوران اور ریٹائرمنٹ کے بعد سرکاری ملازم کے اخراجات برداشت کرنا حکومت کی آئینی ذمہ داری ہے۔

ملازمت قانون – ریاست پنجاب – سرکاری ملازم –طبی اخراجات – معاوضہ – دل کی بیماری میں مبتلا ملازم – ریاستی اسپتالوں میں دستیاب علاج کی سہولت – ریاست سے باہر خصوصی علاج کروانے کی اجازت – ایمس میں علاج – ملازم کی طرف سے معاوضے کا دعوی – سرکاری پالیسی فیصلے کے مطابق ادا کیے گئے اصل کمرے کے کرایے کا دعوی مسترد – ملازم کی طرف سے عرضی – عدالت عالیہ کی طرف سے ملازم کی طرف سے ادا کیے گئے کمرے کے کرایے کی ادائیگی کی ہدایت – ریاست کی طرف سے اپیل – ہسپتال میں اندرونی مریض کے طور پر رہنے کے لیے کمرے کے کرایے پر ہونے والے اخراجات علاج کے اخراجات کا ایک لازمی حصہ ہیں – اخراجات۔ اس طرح، ریاست کی طرف سے ملازم کو معاوضہ ادا کرنے کی ضرورت ہوتی ہے – عدالت عالیہ کمرے کے کرایے کے اخراجات کی ادائیگی کے لیے ہدایت دینے میں درست تھی۔

ملازمت قانون – ریاست پنجاب – سرکاری ملازم – کورونری بیماری کا شکار – فوری علاج کے لیے ایسکارٹس ہارٹس انسٹی ٹیوٹ کو بھیجا گیا – علاج کے لیے سابق پوسٹ حقیقت منظوری – ایک خدمتگار کے ساتھ – قیام کی مدت کے لیے ہسپتال میں ادا کیے گئے کمرے کے کرایے کا دعوی – حکومت کا موقف ہے کہ معاوضے کی اجازت صرف ایمس کے ذریعے وصول کردہ نرخوں کے مطابق دی جا سکتی ہے۔ اور مریض کے ذریعے کیے گئے اصل اخراجات کے مطابق نہیں۔ حکومت کو اس مدت کے لیے ہونے والے اخراجات کی ادائیگی کرنے کی ضرورت ہے جس کے دوران مریض علاج کے لیے منظور شدہ ہسپتال میں رہا تھا – یہ متضاد ہے کہ جب مریض کو علاج کے لیے داخل کیا جاتا ہے اور وہ کمرے کے کرایے پر ہونے والے اصل اخراجات کی ادائیگی سے انکار کر دیا جاتا ہے اور اسے کسی دوسرے ادارے میں قابل وصول کمرے کے کرایے کا خرچ دیا جاتا ہے جہاں اس نے اصل میں گزارا نہیں تھا۔

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار: دیوانی اپیل نمبر 16979 آف 1996 وغیرہ۔

1995 کے سی ڈبلیو پی نمبر 15942 میں پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے 8.8.96 کے فیصلے اور حکم سے۔

حاضر پارٹیوں کے لیے ڈی وی سہگل، اینچ ایس منجرل، منوج سوروپ، ایم کے دعا، میسر مونیکا گوسین، پی این اگروال، ایس بگا، اے شاران اور اے پی سنگھ

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

No 12472 SLP (C). Ca No 16979/96

اجازت دی گئی۔

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے دونفری بنچ کے فیصلے اور حکم سے پیدا ہوتی ہے، جو 8 اگست 1996 کو سی ڈبلیو پی نمبر 15942 / 95 میں دیا گیا تھا۔

مدعا علیہ کو دل کی بیماری تھی جس کے لیے دل میں دو والووں کو تبدیل کرنے کی ضرورت تھی۔ چونکہ پنجاب کے ریاستی اسپتالوں میں علاج کی سہولت دستیاب نہیں تھی، اس لیے ڈائریکٹر نے میڈیکل بورڈ کی منظوری سے ریاست سے باہر علاج کروانے کی اجازت دی۔ مدعا علیہ کو نئی دہلی کے ایمس میں علاج کے لیے بھیجا گیا تھا۔ مدعا علیہ نے 21 ستمبر 1994 کو معاوضے کے لیے اپنا طبی بل جمع کرایا۔ 129000 روپے کی رقم میں ہونے والے حقیقی اخراجات کی ادائیگی کرتے ہوئے، اپیل گزاروں نے ہسپتال کو ادا کیے گئے کمرے کے کرایے کے بل کو ناقابل قبول قرار دیتے ہوئے مسترد کر دیا۔ مدعا علیہ نے عرضی درخواست دائر کی جس میں کہا گیا کہ جب اس نے ہسپتال میں ایک اندرونی مریض کے طور پر علاج کرایا تھا، تو کمرے کے کرایے کی ادائیگی علاج کے اخراجات کا ایک لازمی حصہ ہے اور اس لیے وہ ادا کیے گئے کمرے کے کرایے کی ادائیگی کا حقدار ہے۔ ڈویژن بنچ نے مذکورہ رقم کی ادائیگی کی ہدایت کی۔ اس طرح، خصوصی چھٹی کے ذریعے یہ اپیل۔

اپیل گزاروں کے لیے یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ حکومت نے 25 جنوری 1991 کو خط نمبر 7/ 7/ 5HBV/2498 85 میں دی گئی قرارداد میں ایک پالیسی کے طور پر فیصلہ لیا ہے کہ خوراک، حدمتگار کے قیام اور ہوٹل/ ہسپتال میں مریض کے قیام کے اخراجات کی ادائیگی کی اجازت نہیں ہوگی۔ دی گئی اجازت مذکورہ قرارداد کے تابع تھی اور اس لیے عدالت عالیہ نے حکومت کو حکومت کی قرارداد کے پیراگراف (vii) کے برعکس ہوٹل/ ہسپتال میں قیام کے اخراجات برداشت کرنے کی ہدایت دینا درست نہیں تھا۔ ہمیں دلیل میں کوئی طاقت نہیں ملتی ہے۔ یہ ایک تسلیم شدہ موقف ہے کہ جب ریاست پنجاب کے زیر انتظام ہسپتالوں میں خصوصی علاج دستیاب نہیں تھا اور میڈیکل بورڈ کی طرف سے مدعا علیہ کو منظور شدہ ہسپتالوں میں علاج کروانے کی منظوری دی گئی تھی اور اسے خصوصی علاج کے لیے ایمس بھیج

دیا گیا تھا جہاں اسے داخل کیا گیا تھا، تو لازمی طور پر ہسپتال میں بطور مریض کمرے کے کرایے پر ہونے والے اخراجات مذکورہ علاج کے اخراجات کا ایک لازمی حصہ ہیں۔ مثال کے طور پر، ایک ایسے معاملے کو لیں جہاں کسی خصوصی اسپتال میں اندرونی مریض کی سہولت دستیاب نہیں ہے اور مریض کو علاج کے دوران ہوٹل میں رہنا پڑتا ہے، مطلوبہ مدت کے دوران، جیسا کہ ڈاکٹر نے تصدیق کی ہے، لازمی طور پر، اخراجات علاج کے لیے ہونے والے اخراجات کا لازمی حصہ ہوں گے۔ اب یہ طے شدہ قانون ہے کہ صحت کا حق زندگی کے حق کا لازمی حصہ ہے۔ صحت کی سہولیات فراہم کرنا حکومت کی آئینی ذمہ داری ہے۔ اگر سرکاری ملازم کو کوئی ایسی بیماری لاحق ہو جس کے لیے کسی خصوصی منظور شدہ اسپتال میں علاج کی ضرورت ہو اور حوالہ پر جہاں سرکاری ملازم نے اس طرح کا علاج کرایا ہو، تو یہ ریاست کا فرض ہے کہ وہ سرکاری ملازم کے اخراجات برداشت کرے۔ اس طرح ہونے والے اخراجات کو ریاست کی طرف سے ملازم کو واپس کرنے کی ضرورت ہے۔ لہذا، عدالت عالیہ نے مدعا علیہ کے ہسپتال میں ان پیشنٹ کے طور پر قیام کے دوران کمرے کے کرایے پر ہونے والے اخراجات کی ادائیگی کی ہدایت دینا درست تھا۔

اس کے بعد فاضل وکیل یہ دعوی کرتا ہے کہ ریاست غیر ضروری بھاری بوجھ سے دوچار ہوگی، جبکہ دیگر عام مریض اسی طرح کا علاج حاصل نہیں کر سکیں گے۔ ہم اس موقف کی تعریف کرتے ہیں کہ عام مریضوں کے لیے زیادہ رقم مختص کرنے کی ضرورت ہے لیکن بدقسمتی سے سرکاری اسپتالوں میں مناسب دیکھ بھال اور علاج پر مناسب توجہ نہیں دی جا رہی ہے اور بدانتظامی کو روکا نہیں جا رہا ہے۔ حکومت کی پالیسی کے مطابق، سروس میں رہتے ہوئے یا سروس سے ریٹائرمنٹ کے بعد سرکاری ملازم کے اخراجات برداشت کرنے کی آئینی ذمہ داری ہونے کی وجہ سے، حکومت کو آئینی ذمہ داری کو پورا کرنا ضروری ہے۔ ضروری ہے کہ ریاست کو اس سلسلے میں ہونے والے اخراجات برداشت کرنے ہوں۔

اس کے مطابق اپیل مسترد کر دی جاتی ہے۔ کوئی اخراجات نہیں۔

سی اے ایس ایل پی (سی) نمبر 12945 / 96 — ریاست پنجاب اور دیگر بنام واریم سنگھ میں :

اجازت دی گئی۔

دونوں طرف سے فاضل وکلاء کو سنا۔

جب کہ مدعا علیہ ایک سرکاری ملازم تھا، اسے اچانک دل کی بیماری ہوگئی تھی۔ ضروری انجیوگرافی اور ٹرپل ویسیلز بیماری کی دیگر رپورٹوں کے بعد سی ایم سی ہسپتال، لدھیانہ میں تشخیص ہوئی اور مذکورہ ہسپتال نے انہیں فوری علاج کے لیے ایسکارٹس ہارٹس انسٹی ٹیوٹ، نئی دہلی جانے کی سفارش کی۔ اس کی بنیاد پر، مدعا علیہ کا علاج ہوا۔ میڈیکل بورڈ نے 12 جنوری 1969 کو اپنی کارروائی کے ذریعے ایک اٹینڈنٹ کے ساتھ علاج کے لیے سابقہ منظوری دی۔ اپیل کنندہ نے قیام کی مدت کے لیے ہسپتال میں کمرے کے لیے ادا کیے گئے کرایے سے 103267 روپے کم کی رقم کی ادائیگی کی تھی۔ یہ حکومت کا موقف ہے کہ آل انڈیا انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز کی طرف سے وصول کردہ شرحوں کے مطابق ادائیگی کی اجازت دی جا سکتی ہے۔ اس کے مطابق، کرایہ کے طور پر ادا کیے گئے 20000 روپے کی

رقم کاٹ لی گئی۔ جب مدعاعلیہ نے عرضی درخواست دائر کی، تو عدالت عالیہ نے سی ڈبلیو پی نمبر16570 / 95 میں 12 اپریل 1996 کے فیصلے کے ذریعے، دونفری بنچ نے عرضی درخواست کی اجازت دی۔ اس طرح، خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل۔

ریاست کے لیے یہ دلیل دی جاتی ہے کہ اگرچہ حکومت نے میڈیکل بورڈ کے بذریعے ایک پوسٹ فیکٹومنظوری دی تھی اور مریض کو پالیسی کے ساتھ ریاست سے باہر علاج کروانے کی اجازت دی تھی، تاکہ سرکاری ملازم/ پنشن یا انحصار کرنے والوں کو ہسپتال میں کیے گئے طبی اخراجات اور ہسپتال میں کیے گئے طبی علاج کی ادائیگی کے لیے قواعد کے مطابق، حکومت نے ہسپتال میں قیام کے لیے ایمس کی طرف سے وصول کردہ نرخوں پر کمرے کا کرایہ ادا کرنے کی شرط عائد کی ہے۔ ان شرحوں پر معاوضہ دیا جائے گا۔ اس لیے حکومت ہسپتال میں اندرونی مریض کے طور پر علاج کرتے وقت مریض کے اصل اخراجات کرایہ پر ادا کرنے کی پابند نہیں ہے۔

ہم حکومت کے موقف سے متفق نہیں ہوسکتے۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ حکومت نے 8 اکتوبر 1991 کی کارروائی میں پنجاب حکومت کے ملازمین/ پنشن یافتگان اور انحصار کرنے والوں کے نجی اسپتال میں بیرون ملک علاج پر ہونے والے طبی اخراجات کی ادائیگی کا فیصلہ کیا تھا۔ پیراگراف 2 اور 3 میں کہا گیا ہے کہ حکومت نے ان بیماریوں کی فہرست تیار کی ہے جن کا خصوصی علاج پنجاب کے سرکاری اسپتالوں میں دستیاب نہیں ہے لیکن یہ ریاستوں کے اندر اور باہر کچھ شناخت شدہ نجی اسپتالوں میں دستیاب ہے۔ اس لیے ان ہسپتالوں کو پنجاب حکومت کے ملازمین/ پنشن یافتگان اور ان پر منحصر افراد کے لیے منسلک فہرست میں ان کے ناموں کے خلاف مذکور بیماریوں کے علاج کے لیے تسلیم کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ حوالہ کے تحت خط میں موجود شرائط وضوابط لاگو رہیں گے۔ تاہم حکومت مستقبل میں اس فہرست پر نظر ثانی کرسکتی ہے۔ اس بیماری کا نام جس کا علاج پنجاب کے سرکاری اسپتالوں میں دستیاب نہیں ہے اسے اوپن ہارٹ سرجری کے طور پر دکھایا گیا ہے اور نجی اسپتال کا نام ایسکارٹس ہارٹ انسٹی ٹیوٹ، نئی دہلی کے طور پر منظور شدہ اسپتال/ ادارے میں سے ایک کے طور پر دکھایا گیا ہے۔ اس طرح، اوپن ہارٹ سرجری یا دل کی بیماری کے لیے ایسکارٹ ہارٹ انسٹی ٹیوٹ حکومت پنجاب کی طرف سے مجاز اور تسلیم شدہ ادارہ ہے۔ نتیجتا، جب مریض کو ایڈمٹ کیا گیا تھا اور اس نے ہسپتال میں علاج کرایا تھا اور کمرے کے اخراجات کے لیے خرچ کیا تھا، تو لامحالہ اس کے قیام کے دوران کمرے کے لیے ادا کیا گیا نتیجہ خیز کرایہ اس کے علاج کے اخراجات کا لازمی حصہ ہے۔ نتیجتا حکومت کو اس مدت کے اخراجات کی ادائیگی کرنے کی ضرورت ہے جس کے دوران مریض علاج کے لیے منظور شدہ ہسپتال میں رہا۔ یہ متضاد ہے کہ جب مریض کو علاج کے لیے داخل کیا جاتا ہے اور اسے کمرے کے کرایے پر ہونے والے اصل اخراجات کی ادائیگی سے انکار کردیا جاتا ہے اور اسے دوسرے ادارے میں قابل وصول کمرے کے کرایے کا خرچ دیا جاتا ہے جہاں اس نے اصل میں علاج نہیں کرایا تھا۔ ان حالات میں ریاستی حکومت دلیل واضح طور پر ناقابل قبول اور متضاد ہے۔ ہمارا ماننا ہے کہ عدالت عالیہ نے ایسکارٹس ہارٹ انسٹی ٹیوٹ، نئی دہلی میں علاج کے دوران مدعاعلیہ کے قیام کے لیے کمرے کے کرایے کے لیے خرچ کیے گئے 20000 روپے کی رقم کی ادائیگی کی ہدایت دینا درست تھا۔

اپیل کو اسی کے مطابق نمٹا دیا جاتا ہے۔ کوئی لاگت نہیں۔

سی اے۔ ایس ایل پی (سی) نمبر18828 / 96 میں:

اجازت دی گئی۔

فریقین کے لیے مشورے سنیں۔

اپیل کو سی اے نمبر 16980 / 96 ایس ایل پی (سی) نمبر 12945 / 96 میں منظور کردہ حکم کے لحاظ سے نمٹا دیا جاتا ہے۔

ٹی۔این۔اے

اپیل نمٹا دی گئی

Javeed Ahmed Geelani
2024.10.09 16:55
I am the author of this document